U17401

Title - Mashnawi Meer Hasan.

Creator - Meer Hasan Dehelvi

Publisher - Alvi Ali Bakhsh Khan Lucknawi (~~Delhi~~ Kanpur)

Date - Not Available

Pages - 52

Subjects - Urdu Shayari - Mashnawi.
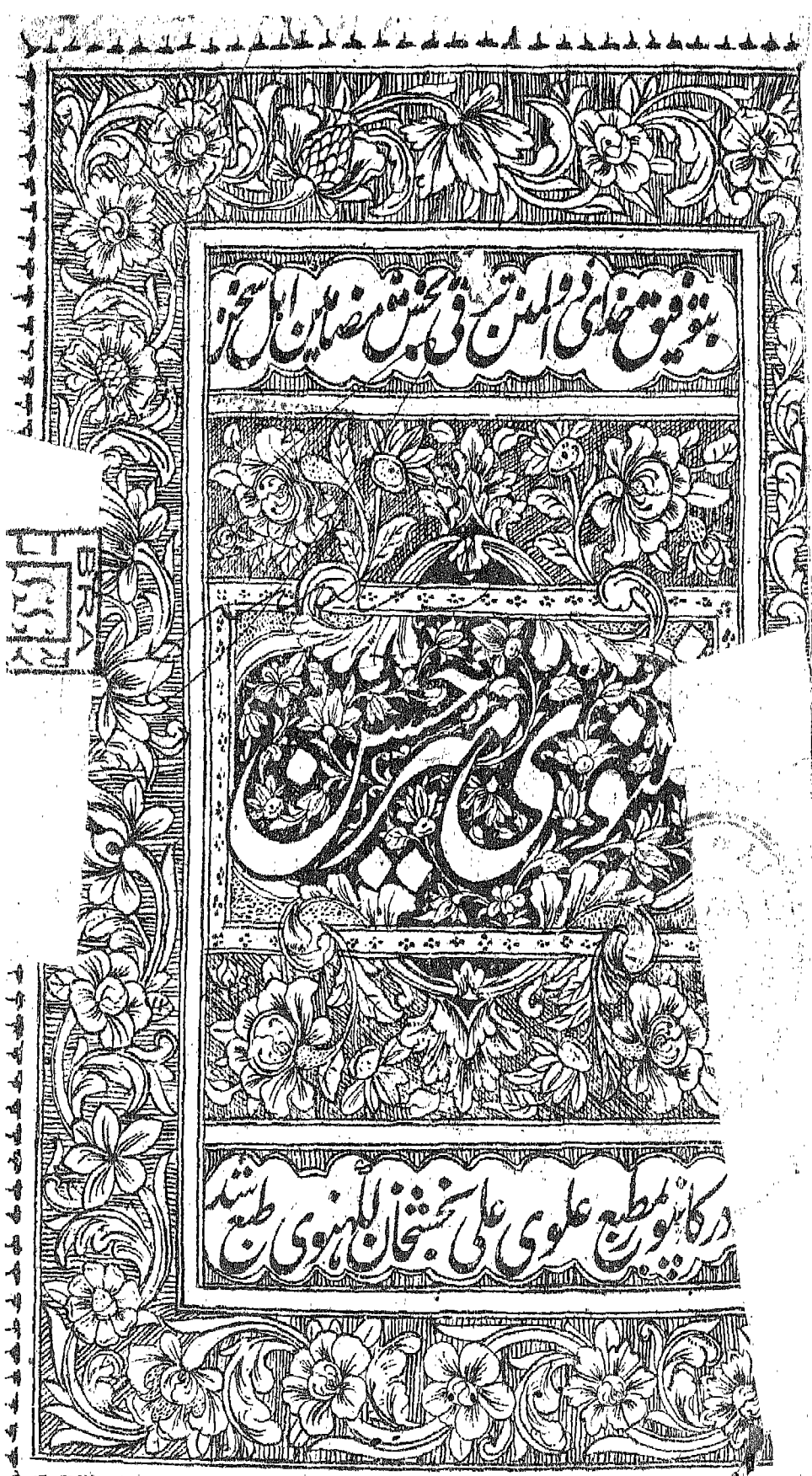
بتوفیق صمدانی فی المنن و تحسین مضامین اہل سخن
در کانپور مطبع علوی علی بخش خان لکھنوی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں پہلی توحید یزداں رقم — جہکا جسکی سجدی کو اوّل قلم
سر لوح پر کہہ بیاض جبین — کہا دوسرا کوئی تجہسا نہیں
قلم پہر شہادت کی اونگلی اوٹھا — ہوا حرف زن یون کہ ...
نہیں کوئی تیرا نہ ہوگا شریک — تری ذات ہی وحدہٗ لاشریک
پرستش کی قابل ہی تو ای کریم — کہ ہی ذات تیری غفور الرحیم
رہ حمد میں تیری عز و جل — تجہی سجدہ کرتا چلوں سر کی بل
وہ الحق کہ ایسا ہی معبود ہے — قلم جو لکہی اوس سی افزون ہی
سبھوں کا وہی دین و ایمان ہے — یہ ہیں دل تمام اور وہی جان ہے
تر و تازہ ہی اوس سی گلزار خلق — وہ ابر کرم ہی ہوا دار خلق
اگرچہ وہ بی فکر و بی غم ہے — ولی پرورش سب کی منظور ہی
کسی سی پر آوی نہ کچہ کام جان — جو وہ مہربان ہو تو کل مہربان
اگرچہ یہاں کیا ہی اور کیا نہیں — پر اوس بن تو کوئی کسیکا نہیں
موی پر نہیں اوس سی فت گذشت — اوسیکی طرف سبکی ہی بازگشت
رہا کون اور کسکی بابت رہی — موی اور جیتی وہی ہی وہی

بہلا لگو او نہون نی دیا انتظام | برائی بہلائی سو جہائی تمام
دکہائی او نہون نی یہین راہ راست | کہ تا ہو نہ اوس راہ کی بازخواست
سو وہ کون ہی راہ شرع نبی | کہ رستی کو جنت کی سیدہی گئی

## نعت حضرت رسالت پناہ کی

نبی کون یعنی رسول کریم | نبوت کی دریا کا دُرِّ یتیم
ہوا گو کہ ظاہر مین امی لقب | پہ علم لدنی کہلا دلپہ سب
بغیر از لکہی اوسکی ہی رقم | چلی حکم پر اوسکے لوح و قلم
ہوا علم دین اوسکا جو آشکار | گذشتہ ہوئی حکم تقویم پار
اوٹہا کفر و اسلام ظاہر کیا | بتون کو خدائی سے باہر کیا
کیا حق نی نبیو نکا سردار اوسی | بنایا نبوت کا حقدار اوسی
نبوت جو کی ختم اوسپر تمام | لکہا اشرف الناس خیر الانام
بنایا سمجہہ بوجہکر خوب اوسی | خدا نی کیا اپنا محبوب اوسی
کرون اوسکی رتبی کا کیا مین بیان | کہڑی ہون جہان باندہ صف قدسیان
مسیح اوسکی خرگاہ کا پارہ دوز | تجلی طور اوسکی مشعل فروز
خلیل اوسکی گلزار کا باغبان | سلیمان سی کئی مہر دار اوسکی ہان
خضر اوسکی سرکار کا آبدار | زرہ ساز داؤد سی وہان ہزار
محمد کی مانند جگ مین نہین | ہوا ہی نہ ایسا نہ ہوگا کہین
یہ تہی رمز جو اوسکی سایا نہ تہا | کہ رنگ دوئی وہانتک آیا نہ تہا
نہ ہونیکی سایہ کا یہ تہا سبب | ہوا صرف پوشش مین کعبی کی سب
وہ قد اسلئی تہا نہ سایہ فگن | کہ تہا گل وہ ایک معجزہ کا بدن
بنا سایہ اوسکا لطیف اسقدر | نہ آیا لطافت کی باعث نظر
عجب کیا جو اوس گلکی سایہ نہو | کہ تہا وہ گل قدرت حق کی بو
خوش آیا نہ سایہ کو ہونا جدا | اوسے نور حق کی ہا زیر پا

### منقبت امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام

تعریف سخن

علی کا عدو دوزخی     علی کا محب سو جنتی

نبی و علی فاطمہ اور حسن     حسین ابن حیدر یہ ہیں پنجتن

ہوئی اونپہ دو جگ کی خوبی تمام     اونہوں پر درود اور اونہوں پر سلام

علی سی لگا تا بہ مہدی دین     یہ ہیں ایک نور خدا سی بنی

انہوں ہی قائم امامت کا گھر     کہ بارہ ستون ہیں یہ اثنا عشر

صغیرہ کبیرہ سی یہ پاک ہیں     حساب عمل سی یہ بیباک ہیں

ہوا یہاں سی ظاہر کمال رسولؐ     کہ بہتر ہوئی سب سی آل رسولؐ

## تعریف اصحاب پاک رضوان اللہ علیہم کے

سلام اونپہ جو اونکی اصحاب ہیں     وہ اصحاب سب کیسے کہ اچھا ہیں

خدانی اونہوں کو کہا مومنین     وہ ہیں زینت آسمان و زمین

خدا اونسی راضی رسول النبی خوش     علی اونسی راضی بتول النبی خوش

ہوئی فرض ونکی ہمیں دوستی     کہ ہیں وو لیسے جان نثار نبی

## مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق رسول امین     بحق علی و باصحاب دین

بحق بتول و بہ آل رسول     کروں عرض جو میں ہووی قبول

اسی لیے ہیں بندہ گنہگار ہوں     گناہوں میں اپنے گرانبار ہوں

مجھے بخش میرے پروردگار     کہ تو ہے کریم اور آمرزگار

مری عرض ہی یہ کہ جب تک جیوں     شراب محبت کو تیرے پیوں

سوا تیری الفت کی اور سب ہی ہیچ     نہی ہو نہوا اور کچھ اپیچ پیچ

جو غم ہو تو ہو آل احمد کا غم     سوا اس الم کے نہو کچھ الم

رہی سب طرف سے مری لو چین     بحق حسن اور بحق حسین

کسی سے نہ کرنی پڑے التجا     تو کر خود بخود میری حاجت روا

صبح اور شام سدا مجکو رکھ     خوشی سے ہمیشہ خدا مجکو رکھ

فلک رتبہ نواب عالیجناب
کہ ہی آصف الدولہ جسکا خطاب

وزیر جہان حاکم عدل و داد
ہی آبادی ملک جسکے مراد

جہان عدل سی اوسکی آباد ہے
غریبون فقیرونکا دل شاد ہے

پہری بہاگتا مور سی فیل مست
زبردست ظالم یہ ہی زیر دست

کمان پر کرے مہر اگر بد نظر
تو آدہا ادہر ہووی آدہا اودہر

کریگا اگر منت لی زلف دل
تو کہا یا کری پیچ وہ متصل

وہ انصاف سی جو گذرتا نہین
کسی پر کوئی شخص مرتا نہین

نہ ہووی گا کہ بکری مین کچہ گفتگو
اگر اوسکا چیتا نہووے کبہو

گر آواز سن صید کی کچہ کہے
تو باز آئی چنگل کہ بہری رہے

پہری شمع کی گرد گرآکے چور
صبا کہینچ لیجاوے اوسکو بزور

نہ لی جیب تلک شمع پروانگی
پتنگے کی پر کو نہ چہیڑی کبہی

اگر آیسی اوسپہ وہ آگرے
تو فانوس مین شمع چہپتی پہرے

گرا جیا تا اوسکے جاہین بال وپر
تو گلگیر لے شمع کا کاٹ سر

اوسی عدل کی جو طرح یاد ہے
کسی یاد ہی یہ خداداد ہے

ستم اوسکی ہاتہو نسی رویا کری
سدا فتنہ دہر سویا کرے

گہر ونمین فراغت سی سوتی ہین سب
پڑی گہر مین چور اپنی روتی ہین سب

وہ ہی باعث امن خرد و کلان
کہ ہی نام سی اوسکی مشتق امان

## بیان سخاوت کا

بیان سخاوت کرون جو رقم
تو زر ریز کاغذ یہ ہووی قلم

نظر سی توجہ کی دیکہا جدہر
دیا مثل نرگس اوسی سیم و زر

سخاوت یہ ادنی سی ایک اوسکی ہی
کہ اک دن دو شالی وستات سی

سوا اسکے ہی اور یہ داستان
کہ ہو جسپہ قربان حاتم کی جان

ہوی کم جو اک سال کچہ برشگال
گرانی سی ہونی لگی ایک سال

اگر ابر بیان سے ہووی عدم
ہر اک کام اوسکا جہان کی مراد

فلاطون طبیعت ارسطو نژاد

## بیان شجاعت کا

لکہون گر شجاعت کا اوسکی بیان

کسی شہر مین تہا کوئی بادشاہ | کہ تہا وہ شہنشاہ گیتی پناہ
بہت حشمت وجاہ ومال ومنال | بہت فوج سی اپنی فرخندہ حال
کئی بادشاہ اوسکو دیتی تہی باج | خطا وختن سی وہ لیتا خراج
کوئی دیکہتا آکی جب اوسکی فوج | تو کہتا کہ ہی بحر ہستی کی موج
طویلی کی اوسکی جوا دنی تہی خسر | اونہین نعلبند چین لیتا تہا زر
جہانتک کہ سرکش تہی اطراف کے | وہ اوس شہ کی رستی تہی قدمون لگی
رعیت تہی آسودہ وبی خطر | نہ غم مفلسی کا نہ چور کا ڈر
عجب شہر تہا اوسکا مینو سواد | کہ قدرت خدائی کی آتی تہی یاد
لگی تہی ہراک جا پہ وان سنگ خشت | ہراک کوچہ اوسکا تہا رشک بہشت
زمین سبز وسیراب عالم تمام | نظر کو طراوت وہان صبح وشام
عمارت تہی کچ کی وہان بیشتر | کہ گذری صفائی سی جسپر نظر
کہین چاہ وسنبح کہین حوض ونہر | ہراک جا پہ آب لطافت کی لہر
کرون اوسکی وسعت کا کیا مین بیان | کہ جون اصفہان تہا وہ نصف جہان
تہی ہر مندہ وان اہل حرفہ تمام | ہر ایک نوع خلقت کا تہا اژدہام
یہ دلچسپ بازار تہا چوک کا | کہ ٹہہری جہان بس وہین دل لگا
جہانتک کہ رستی تہی بازار کے | کہی تو کہ تختے تہے گلزار کے
وہ پختہ دکانونکی دیوار و در | سفیدی پہ چمکے کہ ٹہہری نظر
صفا پر جو اوسکی نظر کر گئے | اوسی دیکہکر سنگ مرمر گئے
کہون قلعہ کا کیا مین شکوہ | گئی دب بلندی کو دیکہہ اوسکی کوہ
[illegible] نور تہا | سدا عیش وعشرت سی معمور تہا
[illegible] دل سیر باغ | ندیکہا کسی دل پہ جز لالہ داغ
[illegible]شرت سدا اگو رنگ | نہ تہا زیست سی اپنی کوئی تنگ
[illegible] ہوا جو کہ ایا تباہ | عجب شہر تہا وہ عجب بادشاہ

نکالا مراد و نکا آخر سراغ ۔ لگائی اودہر لو تو پایا چراغ
سحاب کرم نے کیا جو اثر ۔ ہوئی کشت امید کی بار ور
اوسی سال مین یہ تماشا سنو ۔ رہا حمل اک زوجۂ شاہ کو
جو کچھ دل پہ گذرے تہی رنج و تعب ۔ مبدل ہوئی وہ خوشی سا تسبب

## داستان تولد ہونی شاہزادہ بی نظیر کے

خوشی سے پلا مجکو ساقی شراب ۔ کوئی دم مین بجتا ہے چنگ و رباب
اگر دون نغمۂ تہنیت کو شروع ۔ کہ اک نیک اختر کرے ہے طلوع
گئی نو مہینے جب اوس پر گذر ۔ ہوا گہر مین شہ کی تولد پسر
عجب صاحب حسن پیدا ہوا ۔ جسے مہر و مہ دیکہہ شیدا ہوا
نظر کو نہ ہو حسن پر اوسکی تاب ۔ اوسے دیکہہ بیتاب ہو آفتاب
ہوا وہ جو اوس شکل سے دلپذیر ۔ رکہا نام اوسکا شہ بی نظیر
خواصون نے خواجہ سراؤن نے جا ۔ گئی نذرین گذرانیان اور کہا
مبارک تجہے ای شہ نیک بخت ۔ کہ پیدا ہوا وارث تاج و تخت
سکندر نژاد اور دارا حشم ۔ فلک مرتبت اور عطارد رقم
نہ ہی اوسکے اقلیم زیر نگین ۔ غلامی کرین اوسکی خاقان چین
یہ سنتی ہی مژدہ بچھا جانماز ۔ کئے لاکہ سجدے کہ ای بی نیاز
تجہے فضل کرتے نہین لگتی بار ۔ نہ ہو تجہسے مایوس امیدوار
دوگانہ غرض شکر کا کر ادا ۔ تہیہ کیا شاہ نے جشن کا
وہ نذرین خواصونکی خوجونکی لی ۔ اونہین خلعت و زر کا انعام دی
کہا جاؤ جو کچھ کہ درکار ہو ۔ کہو خانسامان سے طیار ہو
نقیبونکو بلوا کے یہ کہدیا ۔ کہ نقار خانے مین دو حکم جا
کہ نوبت خوشی کی بجا دین تمام ۔ خبر سنکے یہ شاد ہون خاص و عام
یہ مژدہ جو پہنچا تو نقارچے ۔ لگا ہر جگہ بادلہ اور زر سے

جہانتک کہ تھی گانے اوتنت کار
لگی گانے اور ناچنے ایک بار

لگی بجنے قانون و بین و رباب
بہا ہر طرف جوے عشرت کا آب

لگی تہاپ طبلون کی مردنگ کی
صدا اونچی ہونے لگی چنگ کی

لگا کھینچنے کوسا رنگیون کو بینا
خوشی سے ہر ایک اونکی سر مین ملا

لگا موم تار و نپہ منہ چنگ کے
ملا سُر طنبورونکی اک رنگ کے

ستارونکی پردی بنا کر درست
بجانے لگے سب وہ چالاک و چست

گئی بین کی آسمان پر گمک
اوٹھا گنبد چرخ سارا ہمک

خوشی کی زبس ہر طرف تھی بساط
لگی ناچنے او سبہ اہل نشاط

کناری کی چوڑی جھمکتے ہوئے
وہ پانون کی گہونگرو جھنکتے ہوے

وہ بالی جھمکتے ہوی کان مین
پہر کناتے تھنی کا ہر آن مین

وہ گھٹنا وہ بڑہنا ادا ونکی پیا
دکھانا وہ رک رک کی چھاتی لگا

کبھی دل کو پانو سی مل ڈالنا
نظر سے کبھی دیکھنا بھالنا

دکھانا کبھی اپنے جیب مسکرا
کبھی اپنی انگیا کو لینا چھپا

کسیکے جھلکتے ہوئے نور تن
کسیکے وہ نکھرے سینہ تہہ کی پھبن

وہ دانتونکی مسی سے وہ گلبرگ تر
شفق مین عیان جیسے شام و سحر

وہ گرمی تھی چہرے کی جیون نقاب
جبینی دیکھکر دلکو ہو اضطراب

جھمکنا گلون کا صفا کی سبب
وہ گردنکی ڈوری قیامت غضب

کبھی منہ کی تئین پہیر لینا ادہر
کبھی چوری چوری سے کرنا نظر

دوپٹی کو کرنا کبھی منہ کی اوٹ
کہ پردے مین ہو جای دل لوٹ پوٹ

ہر ایک تان مین اونکے ارمان پہ
کہ دل لیتے تان کی جان پہ

کوئی فن مین سنگیت کی شعلہ رو
پرم جوگ سے لہجے کی لے پہ ملو

کوئی ڈیڑہ گت ہی مین پانون ملے
گہٹر سے عاشقونکی لہو کو ملے

کوئے دایرہ ہی مین بجا کر رین
کوئے ڈہونڈہتے مین جتا اپنا فن

وہ بیقیش کی دوریان سربسر
کہ مہ کا بندہا جسمین تار نظر

چھتونکا تماشا تہا آنکھونکا جال
نگہ کو وہانسے گذرنا محال

سنہری مغرق چھتین ساریان
وہ دیوار اور در کی گلکاریان

دئی ہر طرف آئینے جو لگا
گیا چوگنا لطف اوسمین سما

وہ مخمل کا فرش اوسکا سنہرا کہ بس
ٹپہی جسکے آگی تہ پائی ہوس

رہین جھلجھی اوسمین روشن مدام
معطر شب و روز جسمین مشام

چھپر کہٹ مرصع کا ڈالا تہین
چمکتا تہا اسطرح ہر آن مین

زمین پر تہی اسطور اوسکے چمک
ستارونکی جیسے فلک پر چمک

زمین کا کرون وان کی کیا مین بیان
کہ صندل کا اک پارچہ تہا عیان

بنی سنگ مرمر چو تہرکی نہر
گئی چار سو اوسکی پانی کی لہر

قرینی سی گرد اوسکے سرو سہی
کچھ اک دور دور اوس سی سیب و بہی

کہون کیا مین کیفیت دار بست
لگائی رہین تاک وان می پرست

ہوائی بہار ایسی گل لہلہے
چمن ساری شاداب اور دہدہے

زمرد کی مانند سبزیکا رنگ
روش پر جواہر لگا جیسے سنگ

روش کی صفائی پہ بی اختیار
گل اشرفی نی کیا زر نثار

چمن سی بہرا باغ گل سے چمن
کہین نرگس و گل کہین یاسمن

چنبیلی کہین اور کہین موتیا
کہین رای بیل اور کہین موگرا

کہڑی شاخ شبو کی ہر جا تنن
بدن بان کی اور ہی آن بان

کہین ارغوان اور کہین لالہ زار
جدی اپنی موسم مین سبکی بہار

کہین جعفری اور گیندا کہین
سما شب کو داودیونکا کہین

عجب چاندنی مین گلونکی بہار
ہر اک گل سفیدی سی مہتاب وار

کہڑی سرو کی طرح چنپی کی جہار
کہی لو کہ خوشبوئونکی پہار

کہین رو نسترین کہین نسترن
عجب رنگ پر زعفرانی چمن

کوئی بیلنگی اور کوئی گلاب
کوئی مہر رتن اور کوئی ماہتاب

کوئی سیوتی او ہنس مکہ کوئی
کوئی دل لگن اور تن سکہ کوئی

ادہر اور اودہر آتیان جاتیان
پہہرین اپنی جوبن کو دکہلاتیان

کہین پنی سبٹے سنواری کوئی
اری او رسیلی پکاری کوئی

کہین چنگلیان اور کہین تالیان
کہین قہقہی اور کہین گالیان

سجاتی بہری کوئی اپنی لٹ
کہین واہ واہ اور کہین واچہرٹ

دکہاتی کوئی گہر و موڑ موڑ
کہین سوت بولی کہین ناتوڑ

اواسی کوئی بیٹہی حقہ پئے
دم دوستی کوئی بہر بہر جئے

کوئی جو ضیمن چاب کے غوطہ لگاتی
کوئی لہہر پر پاؤن بیٹہی ہلاتی

کوئی اپنی طوطی کی لیوی خبر
کوئی اپنی مینا پہ کہی نظر

کسیکو کوئی دہول مارتی کہین
کوئی جان کو اپنی وارتی کہین

کوئی آرسے اپنی آگی دہرے
اداسے کہین بیٹہی کنگہی کرے

مقابہ کوئی کہول مستی لگائے
لبو پہر دہڑی اپنی کوئی جمائے

ہوا اون گلون سے وہ بالا سمان
اوسی باغمین تہا وہ سرو روان

غرض لوگ تہی یہ جو ہر کام کے
یہ سب واسطے اوسکے آرام کے

پلا جب وہ اس ناز و نعمت کی ساتھ
پدر اور مادر کی شفقت کی ساتھ

ہوئی اوسکی مکتب کی شادیان
ہوا پہہرا اونہین شادیانے کا سمان

معلم اتالیق منشی ادیب
ہراک فن کی اوستاد بیٹہی قریب

کیا قاعدیسی شروع کلام
پڑہانی لگی علم اوسکو تمام

دیا تہا ز بس حق نی ذہن رسا
کئی سالمین علم سب پڑہ چکا

معانی و منطق بیان و ادب
پڑہا اوسنے منقول و معقول سب

خبردار حکمت کی مضمون سے
غرض جو پڑہا اوسنے قانون سے

لگا ہیئت و ہندسہ تا نجوم
زمین آسمان نہین تہی اوسکی ہوم

غنیمت سمجھ صحبت دوستاں
کہ گل پنج روز است در بوستاں

تری بہلائی کا گر ہو سکے
شتابی سے بولی جو کچھ ہو سکے

کہ رنگ چمن پر نہیں اعتبار
یہاں چہرہ چین ہے خزان و بہار

پڑی جب گرہ بارہویں سال کے
کھلی گل جھڑی غم کے جنجال کے

کہا شہ نے بلوا نقیبوں کو شام
کہ ہوں صبح حاضر سبھی خاص و عام

سواری تکلف سے تیار ہو
مہیا کریں جو کہ در کار ہو

کریں شہر کو مل کے آئینہ بند
سواری کا ہو لطف جس سے دو چند

رعیت کی خوش ہوں صغیر و کبیر
کہ نکلیگا گل شہر میں بے نظیر

یہ فرما محل میں گئے بادشاہ
نقیبوں نے سن حکم لی اپنی راہ

ہوئی شب لیا مہ نے جام شراب
کیا سجدۂ شکر میں آفتاب

خوشی میں گئی جلد جو شب گزر
ہوئی سامنے سے نمایاں سحر

عجب شب تھی وہ جوں سحر رو سپید
عجب روز تھا مثل روز امید

گیا مژدۂ صبح لے ماہتاب
اٹھا سورج آنکھوں کو ملتا شتاب

کہا شاہ نے اپنے فرزند کو
کہ بابا نہا دھو کے تیار ہو

## داستان حمام کی نہانے کی لطافتیں

پلا آتشیں آب پیر مغاں
کہ ہو وے مجھے گرم سیر جہاں

اگر چاہتا ہے مری تو لگا چین
نہ دینا وہ ساغر کہ ہو قلتین

کدورت مری دل کی دھو ساقیا
ذرا شیشۂ مے کو دھو دھا کے لا

کہ سرگرم حمام ہے بے نظیر
گیا ہی نہانے کو بدر منیر

ہوا جب کہ داخل وہ حمام میں
عرق آگیا اوسکے اندام میں

تن نازنین نم ہوا اوسکا کل
کہ جسطرح ڈوبی ہے شبنم میں گل

پرستار باندھے ہوئے لنگیاں
مہ و مہر سے طاس لیکر وہاں

لگے ملنے اوس گلبدن کا بدن
ہوا ڈہڈہا آب سے وہ چمن

مرصع کا پیچ جوں موج آب — منور ہر اک شکل رخ آفتاب
وہ موتی کی مالی بصد زیب و زین — کہیں جسکو آرام جان لکا چین
جواہر کا تن پر عجب تھا ظہور — کہ ایک اک عدد اوسکا تھا کوہ طور
غرض ہو کی اس طرح آراستہ — خراماں ہوا سرو نو خواستہ
نکل گھر سے جس دم ہوا وہ سوار — گئے خوان گوہر کی اوسپر نثار
زبس تھا سواریکا باہر ہجوم — ہوا جبکہ ڈنکے پڑی سب میں دہوم
برابر برابر کہڑے تھے سوار — ہزاروں ہی تھی ہاتھیوں کی قطار
سنہری روپہلی وہ عماریاں — شب و روز کیسے طرحداریاں
چمکتی ہوئے بادلیکے نشان — سواروں کی غٹ اور بانوں کی شان
ہزاروں ہی اطراف میں پالکے — جہلا بور کی جگمگے نالکے
کہاروں کی زربفت کی کرتیاں — اور اونکی دبی بانوں کی پہرتیاں
بندہیں پگڑیاں تاش کی سر اوپر — چکا چوند میں جس سے آوے نظر
وہ ہاتھوں میں سونے کی موتی کڑی — جہلک جسکے ہر ہر قدم پر پڑی
وہ ماہی مراتب وہ تخت رواں — وہ نوبت کہ دولہ کا جیسے سماں
وہ شہنائیوں کی صدا خوشنما — سہانی وہ نوبت کی دہیمی صدا
وہ آہستہ گہوڑونپہ نقارچے — قدم با قدم بالباس زرے
بجاتی ہوئی شادیانے تمام — چلی آگے آگے سے ملے شادکام
سوار اور پیادہ صغیر و کبیر — جلو میں تمامے امیر و وزیر
وہ نذریں کہ جسمیں تہیں تہانیاں — شہ و شاہزادہ کو گذرانیاں
ہوئی حکم سے شاہ کے پہر سوار — چلی سب قرینے سے باندہی قطار
سجی اور سجائی سبہی خاص و عام — لباس زری میں ملبس تمام
طرق لی طرق اور پہری کی پری — کچہ ایدہر اودہر کچہ ورے کچہ پرے
مرصع کی ساز و لسی کوتل سمند — کہ خوش ہیں روح القدس سے وہ خنگ

ہوئی دونوں کی حسن کی ایک جوت
کہ جیسی ہو دو چشموں کی ایک سوت

زبس نیند میں تھا جو وہ ہو رہا
بچھونے پہ آتے ہی بس سو رہا

وہ سویا جو اوس آن سے بے نظیر
رہا پاسبان اوسکا بدر منیر

ہوا اوسکے سونے پہ عاشق جو ماہ
لگا دی وہ پہرا ہی اوسنے نگاہ

وہ مہ اوسکے کوٹھے کا بالا ہوا
غرض وہانکا عالم دو بالا ہوا

وہ پھولونکی خوشبو وہ ستھرا پلنگ
جوانی کی نیند اور وہ سونے کا رنگ

جہانتک کہ چوکی کی تھی پہریدار
ہوا جو چلی سو گئی ایک بار

غرض سبکو وہان عالم خواب تھا
مگر جاگتا ایک مہتاب تھا

قضارا ہوا اک پری کا گذر
پڑی شاہزادے پہ اوسکی نظر

بہبوکا سا دیکھا جو اوسکا بدن
جلا آتش عشق سے اوسکا تن

ہوئی لاکہ جی سے وہ اوس پر نثار
وہ تخت اپنا لائی ہوا سے اوتار

جو دیکھا تو عالم عجب ہی یہان
منور تھی سارا زمین آسمان

دوپٹے کو اوس مہ کی منہ سے اوٹھا
دیا گال سے گال اپنا ملا

اگرچہ ہوئی تھی زیادہ ہوس
ولیکن حیا نے کہا اوسکو بس

ہی عشق مین پھر یہ سوجھی ترنگ
کہ لیجائیے اسکا امانت پلنگ

محبت کی آئی جو دل مین ہوا
وہ لپٹی اوسے لی اوڑی کر ہوا

ہوا جب نہ مین سے وہ شعلہ بلند
ہوا مین ستارہ سا چمکا وہ چند

شب مہ مین وہ یون ہین سے اوٹھا
چلے تیر جسطرح سے جوش کھا

جلی رشک سے اوسکی شمع چراغ
کہ اوس مہ کا پہونچا فلک پر دماغ

غرض لیگئی آن کی آن مین
اوڑا کر وہ اوسکو پرستان مین

کبھی خوش ہی دل اور کبھی دردمند
زمانی کی جیسی ہی پست و بلند

## داستان حالت تباہ کرنی ماں باپ کی شاہزادہ کی غائب ہونی سے

وہ چھٹکی ہوئی چاندنی جابجا — وہ جاڑے کی آمد وہ ٹھنڈی ہوا

وہ نکھرا فلک اور وہ مہ کا ظہور — لگا شام سے صبح تک وقت نور

یہ عالم جو بھایا تو کوٹھی پہ آ — اوتر آپہی گھوڑی سی اور جی لگا

لگا جھانکنی اوس مکان کی تئین — کہ دیکھون تو یہان کوئی ہی یا نہین

جو دیکھا تو ایک آیا نظر — کہ سب کچھ گیا اوسکی جیسی گذر

کہا جی سی اب تو جو کچھ ہو سو ہو — ذرا چلکی اس سیر کو دیکھ لو

یہ کہتی ہی اوترا دبی پانون وہ — نظر سی بچائی ہوئی چھانون وہ

الگ کھول ہاتھونسی بانکی کہو آڑ — چلا سایہ سا یہ درختون کی آڑ

تہی اک طرف گنجان باہم درخت — کہ لیٹی ہون جسطرح مشتاق بخت

لگا وہانسی چھپ چھپ کی کرنی نظر — درختون سی جون ماہ ہو جلوہ گر

جو دیکھی تو صحبت عجب ہی وہان — عجب چاندنی ہی عجب ہی سمان

عجب صورتین اور طرفہ محل — چلا دیکھتی ہی دل اوسکا نکل

ملی جنس کی اپنی جو اوسکو وہ — لگا تکنے حیرت سی ہر ایک کو

نظر آئی وہان چاندنی کی بہار — کہ آنکھون نی کی خیرگی اختیار

در و بام یکلخت ساری سفید — ہر اک طاق محراب صبح امید

مغرق زمین پر تمامی کا فرش — جہلک جسکی لی فرش ہی تا بعرش

زمین کا طبق آسمان کا طبق — سنہری روپہلی ہون جلتی ورق

بلورین دہری ہر طرف سنگ فرش — کہ جس سی منور ہی رنگ فرش

گئی اوسکی عالم پہ جسدم نگاہ — اور آیا نظر اوس مین اک بنگلا ماہ

طرح اوسکی ہر دل کی مانوس تھے — کہ گویا وہ شیشی مین فانوس تھے

کہین دیکھہ اوسکی تئین ہوشمند — پری کو کیا ہیگا شیشی مین بند

ہر اک سمت وہان نور کا ازدحام — لگی آپہی قد آدم تمام

لپیٹی ہوئی بادلون سی درخت — زمین وہوا صاحب تاج و تخت

اگر کیجئی سایہ اوپر نگاہ
تو ہووی وہی جون سایۂ مہر ماہ

کرتی ہی نگہ جس طرف کو گذر
تجلی نور آتا ہی اوسین کچہ نظر

کروں کونسی حسن کا انتخاب
ہر اک آئینہ بیچ ہی ماہتاب

نظر جس طرف جاوی نزدیک و دور
اوسی ایک مہ کا ہی ہر جا ظہور

نکل اپنی وحدت سی کثرت مین آ
وہی نور ہی جلوہ گر جا بجا

نئی رنگ سی ہر طرف ماہتاب
وہی ایک نکتہ کہ جسکی کتاب

حقیقت کی لیکن بصارت بہی ہو
کہ دیکہی نہ اوسکی سوا غیر کو

## داستان تعریف بدر منیر اور عاشق ہونا بی نظیر کا

گلابی مری سامنی ساقیا
مہ چاردہ کو دکہا کر پلا

کہ دیکہی ہی جسکی ہو لاکو ور
نظر کام کرتا ہی نزدیک و دور

کروں وس مکان کی نگین کا بیان
کہ ہی بعد خاتم نگین کا بیان

وہ مسند جو تہی بیچ دریا حسن
وہاں دیکہی اک مسند آرای حسن

برس پندرہ ایک کا سن و سال
نہایت حسین اور صاحب جمال

دیئی کہنی تکیہ پہ ایک ناز سے
سر منبر بیٹھی تہی انداز سے

خواصین کہڑین ادہر اودہر تمام
ستارونکا جون ماہ پر ازدحام

وہ بیٹھی تہی سیج وہ بچ بنائی ہوئی
دل اوسکا چاندنی پہ لگائی ہوئی

اودہر آسمان پردہ خشندہ مہ
ادہر یہ زمین پر مہ چاردہ

پڑا عکس وہ نور کا جو نہر مین
لگی لوٹنی چاند پھر لہر مین

نظر آئی اتنی جو ایک ساتھ چاند
زمانی کی منہ کو لگی چار چاند

عجب طرح کا حسن تہا جانفزا
کہ مہ رو بدو جسکی تہا تہک رہا

کروں اوسکی پوشاک کا کیا بیان
فقط ایک پشواز آب روان

زبس موتیونکی تہی سنجاف کل
کبہی تو وہ بیٹھی تہی موتیون تل

دوپٹہ ایک اوڑہنی جون بہایا حباب
نہ جسے دیکہہ شبنم کو آوی حجاب

کچھ اک تمکنت اور کچھ اک بانک پن — غرض ہر طرح مین انوکھی پھبن
کرشمہ ادا غمزہ ہر آن مین — غرض دلبری اوسکی فرمان مین
تغافل حیا ناز شوخی غرور — ہر اک اپنی موقع سے وقت ضرور
تبسم تکلم ترحم ستم — موافق ہر اک حوصلی کی کرم
وہ ابرو کہ محراب ایوان حسن — جھکی شاخ نخل گلستان حسن
نگہ آفت و چشم عین بلا — مژہ دین صفون کو اولٹ بلا
در گوش جب اوسکا تابندہ ہو — صدف کا دل صاف شرمندہ ہو
وہ بینی کہ جسکی نہین کچھ نظیر — یہی انگشت قدرت کی سیدھی لکیر
وہ رخسار نازک کہ جیسے لال — اگر اوسپہ بوسی کا گذری خیال
نہین طلب یا لب کا یہان کچھ حساب — بیاض گلو سب کی سب انتخاب
وہ ساعد وہ بازو بھری گول گول — سراپا ہوا الماس کی جسکا مول
وہ دست حنابستہ خوبی کا باب — شفق مین ہو جون پنجۂ آفتاب
زبس مثل آئینہ تھا اوسکا تن — کہی لو کہ تھی ناف غلطین فن
کمر کو کہون کیونکہ مین اوسکی ہیچ — نہ آوی نظر تو ہی قسمت کا پیچ
وہ زانو کہ آجای گر اوسپہ ہاتھ — رہی عمر بھر ہاتھ زانو کی ساتھ
وہ ساق بلورین وہ انداز پا — پھری ہر سحر چشم ملین سدا
قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام — قیامت کری جب جھک کر سلام
وہ انکھیلیان اور وہ اوسکی چال — کہ دل جس سی عالم کا ہو پایمال
بنا کبک کیسی ہی گو چال لای — کہان پر وہ رفتار کو اوسکی پای
الگ چال اوسکی گری کیا چلی — یہ انداز سب اوسکے پاؤن تلی
عجب پشت پا صاف انگشت پا — کف پا دکھاوی سر پشت پا
مغرق جواہر کی اک جفت کفش — نہ وہ صفت پا بلکہ پا ہفت نقش
یہ قدرت کا دیکھا جو اوسکی خیال — کہا شاہزادی نی یا ذوالجلال

نئی پشت لب سی مسون کی نمود — جسی دیکہ نیلا ہو چرخ کبود
گلیمن پڑا نیمہ شبنم کا ایک — بدلتی عیان نور عالم کا ایک
تمامی کی سنجاف جلوہ کنان — کہ جون عکس مہ زیر آب روان
طرحدار اک سر پہ پہنیا سجا — تمامی کا پٹکہ کمر سے بندہا
عجب پیچ سی پیچ بیٹھی تھے مل — کہ ہر پیچ پر پیچ کہاتا تہا دل
جواہر کا تکمہ گلے مین لگا — ستارہ ہو جون صبح کا جگمگا
وہ موتی کا لٹکن زمرد کی ہڑ — لٹک جہلکے زیبندہ دستار پر
وہ گورا بدن صاف ترکیب دار — بہری ڈنڈ پر نورتن کی بہار
اک الماس کی ہاتہہ انگشتر سے — سراسر خضا دست و پائین لگی
عیان جیسی وہ چابکی گات سے — نمود جوانی ہر اک بات سے
بدن آئینہ سا دملتا ہوا — گل باغ خوبی لہکتا ہوا
اکڑ زلف کی اور کاکل کا بل — جوانی کی شب کا سمان مجمل
قیافی سی ظاہر سراپا شعور — جبین پر برستا شجاعت کا نور
دلی عشق کی تیغ کہائی ہوئی — کہرا دل پہ شمشیر لگائی ہوئی
یہ عالم جو دیکہا تو غش کر گئین — وہ جلتی کہ آئی تہین سب فر گئین
شتابی سی جا کر کہا اسکا حال — کہ ایسا ہی آدمی صاحب جمال
عجب سیر ہی سیر مہتاب مین — یہ عالم تو دیکہا نہین خواب مین
کبھی سی ہماری نہ پانو گی تم — جو دیکہو گی انکہون تو ہو جاوگی گم
اٹہایا ہی گلگون کو جلدی سی ر — نہ جائی کہین ہاتہ سی یہ سوار
نہین اور کچہ تم نہ کیجو ہراس — چلی آؤ تم ان درختون کی پاس
گئی اوس جگہ جب یہ بدر منیر — اور اوسنی جو دیکہا ستم بی نظیر
لگی دیکہنی ہی سب آپس مین مل — نظر سی نظر جی سی جی دل سی دل
غرض بی نظیر اور بدر منیر — گری دونو آپس مین ہو کر اسیر

۲۴

لڑی تھی زلیس سحر سی اوسکی ساتھ
ولی ہاتھ آتا ہی اوسکا کٹھن
او دولت کرے نہ دیکھی ادسی ہوشیار
وہ پیٹھ اوسکی شفاف آئینہ سان
کہون اوسکی عالم کا کیا ماجرا
بھری تھی لونسی زلف اوسکی ناگ
دل عاشق اوس سی قربان ہی
کشاکش مین تھا ورنہ جیتا نہ بیچ
غرض حسن کا اوسکی ہی یہ بھید
کری سرخ جو کوئی اوسمین صدف
کیا قتل گو اوسنے دل کو لہو کیا
کہانتک کہون اوسکی چوٹی کی بات
دیا شعر کو گرچہ ہر بار طول
بہت مو شگافی جو کی میں یہان
بس اوپر جو پوری نہ بیٹھی مثال
اب اس پیچ سی باہر آتا ہون مین
غرض وہ مڑی جب کہا اپنی بال
ادائین سب اپنی دکھاتی چلے
غضب سنہ پہ ظاہر لی دلمین چاہ
یہ ہی کون کم بخت آیا یہان
یہ کہتی ہوئی آن کی آن مین
دیا ہاتھ سی چھوڑ پردہ شتاب
گرا تی مین آئی وہ دخت وزیر

شب و روز کو دی رکھا اونی کاٹھ
کہ ہی فی الحقیقت وہ کالی کا من
کہ وہ اک ستارہ ہی نیا لیوا
بس اوپر وہ چوٹی کا پڑنا وہان
کہ جون ہو وہی دریا پہ کالی گھٹا
بہت دل لئی اوس سی گتھی کی ناگ
کہ مشاطہ کا سر پہ احسان ہی
بھلی کو رکھا اوسنی دھیلا بیچ
جو چاہی کرے وہ سیاہ و سفید
کری خون دل اپنا اوسکو سیاہ
شفق کا نہین شام پر خون بہا
کہ تھوڑا ہی ساناگ اور تھوڑی ہی رات
ولیکن یہ ہو عرض میری قبول
کہانی جا گہہ نہ تھی ورنہ بیان
ہوئی ہی مری فکر پیچ و بال
سماں ایک تازہ سناتا ہون مین
تو گویا کہ مارا محبت کا جال
چھپانے کو اور سکراتی چلے
نہان آہ آہ اور عیان واہ واہ
مین اب چھوڑ گہر اپنا جاؤن کہان
چھپی جا کی وہ اپنی دالان مین
چھپا ابر تاریک مین آفتاب
لگی ہنسکی کہنی کہ بدر منیر

بلا اک مکان مین بٹھایا اوسے | محل کا سمان سب دکھایا اوسے
پھر اوس نازنین نی پکڑ اوسکا ہاتھہ | بٹھایا یہی لا آخر اوس گنگلی ساتھ

## ملاقات کرنا بدر منیر کا بی نظیر سے

پلا ساقیا مجکو صہبای عیش | ملی ہی نصیبون سی یہان جای عیش
بہم مل کی بیٹھی ہین وو رشک مہ | قران مہ و مہر ہی اس جگہہ
ہر اک برج رشک گلستان ہی آج | بہار وصال عزیزان ہی آج
بزور اوسکو لا کر بٹھایا جو وہان | نہ پوچھہ اوس گھڑی کی ادا کا بیان
وہ بیٹھی عجب ایک انداز سے | بدن کو چرائی ہوئی ناز سے
منہ آنچل سی اپنا چھپائی ہوئے | لجائی ہوئی شرم کہائی ہوئے
پسینا پسینا ہوا سب بدن | کہ جون شبنم آلودہ ہو یاسمن
گھڑی دو تلک وہ مہ آفتاب | رہی شرم سی پای بند حجاب
اونہون کی ترکی بیٹھنی سی خفا | ہوئی دلہین اپنی وہ نجم النسا
گلابی کو لا اوسکی آگی دھرا | پیالی کو پھر جلد اوسنی بھرا
کہا شاہزادی کو بیٹھی ہی کیا | یہ پیالہ تو اوس بت کی منہ سی لگا
ذرا میری خاطر سی ہنس بول تو | لب لعل شیرین کو ٹک کھول تو
مین صدقی تری تجکو میری قسم | کئی ساغر اوسکو پلا دمبدم
یہ دیکہ اوسکی منت پیالہ اوٹھا | اودہر سی پھر اسنہ کو اوسکی لگا
کہا بادہ نوشی سی ہو جسکو ذوق | پئی وہ پیالہ نہین اسکا شوق
کہا شاہزادی نی ہنسکی یون | پیون می کسیکی ہو ایسی کیون
غرض ہو گئی آپسمین راز و نیاز | پئی دو پیالہ بصد امتیاز
پھر آخر کو شہزادہ نی بھی اوٹھا | دیا ساغر اوسکی منہ سی لگا
جب آپسمین چلنی لگی جام مل | منہ غنچہ سان دل کھلی مثل گل
ہوی یکدگر پھر تو تفتیش حال | لگی ہونی آپسمین قیل و قال

وہ لعلوں کی پازیب آویزہ دار
وہ مہندی کی پانوں میں چھلی تھی گل
وہ بالوں کی بو رشک مشک ختن
زمین سے معطر ہوا تا فلک
گیا اسطرح سے جب اوسے سنگار
فلک تک گئی حسن کی اوسکی دہوم
خواصوں نے گھر کو دیا انتظام
بچھا فرش اور چھپرکھٹ کو صفا
وہ نرگس کی دستی جو آفاق میں
ولایت کی میوے دھرے ہر طرف
دھرے نخلچے خاص ایوان میں
دھرے کیاریاں اکطرف بیشمار
اچار و مربے دھرا خوشنما
چھپرکھٹ کی پاس ایک مسند بچھا
چنگیرین بنا اور رکھے پاندان
کئی عطردان مرصع دھرے
سنہرے مجلد دھری اک کتاب
دھری اک بیاض در رشک چمن
قلمدان بھی اک نزاکت بھرا
دھرا اک طرف گنجفہ خوش قماش
بچھی ایک چوکی پر اتورہ پوش
صراحی و ساغر شراب کباب
ولی اوسکو رکھا چھپائے ہوئے

سدا اشک خونیں ہو جسپر نثار
کہ انکھوں سے دل اونپہ کھاتی تھی گل
وہ ڈوبا ہوا عطر میں اوسکا تن
زمانہ گیا اوسکے بو سے مہک
ہوئی مہر و مہ اوسکی مونہ پر نثار
لیا ہاتھ مشاطہ نے اپنا چوم
تمامی کی پردے لگائی تمام
مرصع کا اوسپر اوڑھا کر غلاف
تجلیں سے لا کے چنے طاق میں
کہ لیجاوے بو اونکی گل پر شرف
بھرا ہو گئی عطر دالان میں
چنے اک طرف ڈالیوں کی قطار
وہ باہر کی دالان میں جا بجا
اور اوسپر تمامی کی تکیے لگا
قرینے سے اوسمیں کہیں ہار پان
انوکھی گڑت کی کئی جو کھڑے
ظہوری نظیری کا کل انتخاب
پر از شعر سودا او میر حسن
قرینے سے زیر چھپرکھٹ دھرا
دھری جو پڑا اک طرف کو غم سراش
کریں بلکہ کر غش جسے وہ نوش
دھرا اوسپہ ساقی نے کر انتخاب
کہ چھوٹی نہیں مونہ لگائی ہوئے

قسم مجکو حضرت سلیمان کے
ہوئی دشمن اب اوسکی مین جان کی

کہا دیوسی وی نے مجھے تو بتا
کہا وہ کسی باغ مین تہا کھڑا

کوئی ناز نین سی تہی اک اوسکی ساتہہ
کھڑی تہی وہی ہاتہہ مین اوسکی ہاتہہ

قضارا اوڑا مین جو ہوکر اودہر
وہ دو نو مجھی وہان پڑی تہی نظر

یہ اوڑتی سی اوسکی خبر سن پری
کہا دیکہنی پاؤن اوسکو ڈری

تو کہا جاؤن کہا ایسی موت ہو
لگی ہی میری وہ تو اب سوت ہو

وہ آدمی لوگی میرے ناپکار
گریبان کو اوسکی کردون تار تار

یہی قول و اقرار تہا میری ساتہہ
بہلا اوسکا دامن ہی اور میرا ہاتہہ

ہماری بزرگون نی سچ ہی کہا
کہ ہی آدمی زاد کل بی وفا

غضبناک بیٹھی تہی یہ تو ادہر
کہ اتنی مین آیا وہ رشک قمر

اوسی دیکہہ غصی مین وہ ڈر گیا
کہی تو کہ جلتی ہی جی مر گیا

بلاسی وہ دیکہہ اوسکی پیچھی لگی
کہا سن تو ای مرد ہی و مدعی

تجہی سیر کو پیٹہی گہوڑا دیا
کہ اوس بالزادی کو چہوڑا دیا

الگ ہمسی لون رہنا اور چہوٹنا
یہ اوپر ہی اوپر مزی لوٹنا

مچلکا دیا تہا نہ تو نے یہی
بہلا اسکا بدلا نہ لون تو سہی

پہرا جیسی اتو نکو دل شاد تو
کریگا وہ تو نکیہ بہت یاد تو

ذرا چاہ کا دیکہہ اپنی ذرا
جہکاتی ہون کیسی تجہکو بت وہ بہلا

تجہی جیسی یارون تو کیا ای غریب
دلی چاہتی تہی یہ تیری نصیب

کہ چاہ الم مین پہنساؤن تجھی
ہنسا ہی تو جیسا رلاؤن تجھی

یہ کہہ اور بلا اک پریزاد کو
کہا سنیو اسکی نہ فریاد کو

اسی کہینچتا ہوا انسی لیجا شتاب
وہ صحرا جو ہی درد و محنت کا باب

کنوان اوسمین جو ہی مصیبت بھرا
کئی من کا پتہر ہی اوسکے سر پرا

اسے جا کی اوس چاہ مین بند کر
وہی سنگ پہر اوسکی منہ پر تو دہر

وہی چاہ تاریک اوسکا رفیق — وہی سنگ سر پر بجای شفیق
ہوا ہی نہ وہان جس سی دمساز ہو — کنوین کی سنی کون آواز کو
کنوان ہی مدام اوسکا ہمدم رہے — جو اوس نے کہی وہی اوس سی کہے
کنوان وسکو پوچہی وہ پوچہی اوسے — اندہیری سوا کچہ نہ سوجہی اوسے
سیاہی مین جیسی وہ کافر کا دل — صعوبت مین اوس سی جہنم خجل
نہ شب کی سیاہی نہ وہان دن کا نور — سدا ظلمت غمکا اوسجا ظہور
غم و درد الفت کو کہا کہانے جیے — لہو پانی اپنا کنوین مین پیے
اس اندہیر کو کیا لکہون اب مین آہ — قلم کی نکلتی ہین آنسو سیاہ
نہ تہا وہ کنوان تہا ستون الم — نشان شب آفت و درد و غم
کرون مختصر یہ کہ یہ اس غم کی بات — لگا رہنی اوسمین وہ آب حیات
نہین مخلصی سوجہتی اب اوسے — نکالی خدا دیکہئے کب اوسے
پہنسا اسطرح سی جو وہ بی نظیر — بڑی بیقراری مین بدر منیر
بہم دو دلوئین جو ہوتی ہی چاہ — تو ہوتی ہی دلکی بہی دلسی راہ
قلق وہان جو گذرا تو یہان غم ہوا — رکا جی یان یہان خفا دم ہوا
کئی دن جو آیا نہ وہ رشک ماہ — نظر مین ہوا اوسکی عالم سیاہ
لگی کہنی نجم النسا سی بوا — خدا جانی اوس شخص پر کیا ہوا
کہا اوسنی بی تمکو سودا ہی کچہ — وہ معشوق ہی اوسکو پروا ہی کچہ
خدا جانی کس شغل مین لگ گیا — مری چڑہ ہی اتنا ہی ہونا خدا
وہ رہ رہ کی تمکو دلاتا ہی چاہ — عبث آپکو مت کرو تم تباہ
ٹرکی جو کوئی اوس سی کہا سنے — جہکی آپسی وہ تو جہک جائیے
تصوّل بہلا کچہ نکالا کرو — ذرا آپکو تم سنبہالا کرو
یہ سن چپ ہی دلمین کہا پیچ و تاب — دیا کچہ نہ اوسنا سکا پہر جواب
گئی اسمیہ جب دن کئی اور بہی — بگڑنی لگی پہر تو کچہ طور بہی

فلک نی تو اتنا ہنسایا نہ تہا — کہ جسکی عوض یون رولانی لگا

نہین مجکو دشمن سی شکوہ حسن — مرا دوست مجکو ستانی لگا

غزل یا رباعی و یا کوئی فرد — اسی سبب کی پڑہنا کہ جسمین درد

سو یہ بہی جو مذکور نکلی نہین — نہین تو کچہ اسکی ہی خواہش نہین

سبب کیا کہ دیسی تعلق ہی سب — نہو دل تو پہر بات ہی ہی غضب

گیا ہو جب اپنا ہی جوڑا بحل — کہانکی رباعی کہین کی غزل

## داستان بدر منیر کی غم و اندوہ کی اور عیش پانی کی بلانی مین

گلا مین غنچہ سے مجکو شتاب — پلا ساقیا گلستانی کی شراب

پیالی مین نرگس کی دی میزبان — کہ دیکھون مین کیفیت بوستان

حکایت کرون یکدن کی رقم — کہ دنیا مین توام ہین شادی و غم

اٹہی سوتی اکدن وہ رشک پری — کہا جاکی دیکہون چمن کو ذرے

مگر غنچہ سان کچہ اہلی مسیر اول — کہ غم کی کیا ہی نپٹ مضمحل

زبس گل سی آتی ہی بو یار سی — ہوا پہر ہوئی اوسکو گلزار سی

پہر ایکٹ ن تہا کہ منہ ہاتہہ دہو — چلی آ دہتکی دالان سی سبزہ کو

زمرد کا مونڈہا چمن پر بچہا — وہ بیٹہی عجب آن سی لربا

کہ زانو پہ اک پانو کو دہر لیا — اور اک پانون مونڈہی سی لٹکا دیا

نہ پوچہو اوسکی پاپوش گارین کا حال — زبان شنا وصف مین جسکی لال

کفک ورقہ ہنستی لالی کو داغ — نہو ایسی کیفیت پائین باغ

طلائی کڑی اور کفک کا وہ رنگ — سنہری شفق جسکو دیکہہ دنگ

جواہر کی چولی بہرے پور پور — زری کی نشت جلسی مخمل پہ نور

زبس تنگ تہی اوٹہی تہی وہ نازنین — پڑی تہی عجب ہب سی چین چین

خماری وہ انکہیان وہ انگڑائیان — وہ جوبن کی عالم کی سرسائیان

جوانی کا موسم شروع بہار — وہ سینہ سی اوسکی کچوان کا اوبہار

## خواب مین دیکھنا بدر منیر کا بی نظیر کو کنوئین مین اور جوگن بنکر نکلنا نجم النسا کا اوسکی تلاش مین

پلا ساقیا جام جم سی اُبل ۔ کہ غائب کا احوال ظاہر ہو کل
کسکی تو اکام فرخندہ حال ۔ کہ آخر یہ دنیا ہی خواب خیال
ذرا آنکھ لگ گئی جو اس حال مین ۔ تو دیکھا پھنسا اوسکو جنجال مین
قضا نی دکھایا عجب وسکو خواب ۔ کہ دشمن نہ دیکھی حال خراب
جو دیکھی تو صحرا ہی اک لق و دق ۔ کہ رستم جسی دیکھہ جائی فق
نہ انسان ہی وہان نی حیوان ہی ۔ فقط اک اکیلہ سنسان میدان ہی
مگر بیچ مین اوسکی ہی اک کنوان ۔ کہ اوٹھتا ہی آہونکا وہانسی دھوان
کنوئین کا ہی منہ بند اور اوس سی ۔ کئی لاکھہ من کی ہی اک سل پڑی
صدا وہانسی ہی یہ کہ بدر منیر ۔ کہ ہی چاہ غم مین ہوا ہون اسیر
مین ہو لا نہین مجکو اپنی پیجان ۔ گردون کیا کہ ہی مجپہ قید گران
پر اس قید مین ہی ترا دھیان ہی ۔ فقط تیری ملنی کا ارمان ہی
تو اپنی جو صورت دکھا دی مجھی ۔ تو اس قید غم سی چھڑا دی مجھی
نہین مجکو منتی کچھ اپنی ڈر ۔ یہ غم ہی کہ تجکو ہو وسی خبر
تجھی کاش اسوقت دیکھہ لون ۔ جیون مین اگر تیری آگی مرون
ولیکن یہ ہی خام میرا خیال ۔ نہین وصل ممکن بغیر از وصال
کوئی دم کا مہمان ہون آج کل ۔ اسی چاہ مین جائیگا دم نکل
یہ جو اردات شہ بی نظیر ۔ جو چاہی کری بات بدر منیر
یہ ہرگز میسر نہ آئی اوسی ۔ قضا نی نہ اسکی سنائی اوسی
یکایک گئی آنکھ اوسکی مین کھل ۔ پھر ہی شک خسارے پہ آئی ڈہل
نہ وہ چاہ دیکھا نہ ہزار وہ ۔ پڑی کو تشمین پھر نہ آواز وہ
صدا اپنی یوسف کی سن خواب سی ۔ اوٹھی باولی جان بیتاب سی

وہ رورو کی دو ابر غم یون ملے
کہ جسطرح ساون کی ہی دون ملی

یہانتک بندہا اونکی رونی کا تار
بہی پہوٹ دیوار و در ایک بار

کہڑی تہی وہ جوگن کی جو گرد گل
وہ رورو ہوئی شبنم آلودہ گل

ندیکہا کسینی جو کچھ اختیار
کہا حق کو سونپا تجہی لی سدہار

چلا جسطرح پیٹہا اسنے دیکہا
اسیطرح دکہلا ہمین منہ پہرا

کسینی کہا بہو بہو یہ مت مجہے
خدا کی تئیں میں نی سونپا تجہے

کہا اوسنی خیر اب تو جاتی ہون میں
جو ملتا ہی تو اوسکو لاتی ہون میں

تمہی بہی خدا کو میں سونپا سنا
مرا بخشیو تم کہا اور سنا

جدا ہو کی القصہ رو تون کو چہوڑ
چلی اپنی گہر بار سے منہ کو موڑ

نہ سدہ بدہ کی لی اور نہ جنگل کی لے
نکل شہر سی راہ جنگل کی لے

لگی بین بہیرتی تہی صحرا نورد
تن چاک چاک اور رخ گرد گرد

کرے بت یہ کوئی شخص اب سے ملے
کہ جس سے وہ شیدا کا شیدا ملے

جہان بیٹھکر وہ بجاتی تہی بین
تو سننے کو آتی تہی آہو چلین

بجاتی تہی جوگن جہان جو گیا
تو وہان بیٹہتی خلق ہونی لگا

اودہی سنکے آتا تہا صحرا کو جوش
صدا سی درختون کو آتا خروش

نکل نغمہ جو اوس بین سی گرتے ہزار
تو لیتا انہین دشت دامن پسار

کہین حلقہ حلقہ کہین لخت لخت
کہڑی ہوکی گرد اوسکی سنتی درخت

بجاتی تہی جب ان دہن بن کے بین
خس و خار سنتی تہی بن بن کی بین

نظر جوکی پڑتی تہی بوٹی جڑے سے
ہر اک عالم شوق میں تہی کہڑی

تماشا نہ دیکہا تہا جو یہ سب نے کبہی
دد و دشت غش ہوکی تہی سب پڑے

یہانتک کہ رہ بین تہی نقش پا
وہ بیٹہی تہی کان اپنی اودہر لگا

نکل نغمہ تیر کی تہی یہ بہار
کہ صحرا کی گل اوسکی آگی تہی خار

سن آواز کو اوسکی شان شکوہ
نکلنے لگے دب کی آواز کوہ

لگی رہنی اوسمین شب و روز وہ — سمجہتیں کچہ دل افروز وہ
کہا اپنی جی سی کہ سنتا ہی سب — نہ گہبرا کی سوچو اپنی دلمین کبہی
یہ بیتم کہ تا کردگار جہان — درین آشکارا چہ دارد نہان
غرض اسطرح اوسکا معمول تہا — کہ اوس شاہ پریونکی خدمتین جا
پہر رات تک ہنستی اور بوسے لیتے — ہر ایک باتمین قند تہی گہولتے
سجا بین سب کو رجہاتی تہی وہ — پہر کی بچی گہر مین آتی تہی وہ
ولی کیا کہون حال فیروز شاہ — کہ تہی دن بدن اوسکی حالت تباہ
نہ دنیا کی اوسکو نہ دین کی خبر — اوسیکی تصور مین شام و سحر
اوسی شمع کی گرد پہرنا اوسے — پتنگی کی مانند گرنا اوسے
بہانی سی ہر کام کی روز و شب — وہین کاٹنی اکی اوقات سب
اسی طرح اوقات کہونا اوسے — سدا بین عشق کی رونا اوسے
وہ جوگن بہی سو سو طرح کر ادا — ہر اک آن مین اوسکو لیتی لبہا
ولی کچہ بہی باقی جو حسن طلب — تو عاشق پہ غصہ وہ کرتی غضب
کبہی غش کیا اور کیا گر اوداس — کبہی دور بیٹہی کبہی اوسکے پاس
کیا اوسنی پروہمین جب کچہ سوال — دیوانہ کیا اوسکو باتونمین ڈال
کبہی تیکہی نظرون سی گہایل کیا — کبہی میٹہی باتون سی مائل کیا
کبہی ٹیرہی باتون سی مارا اوسے — کبہی سیدہی لسی پکارا اوسے
کبہی ہنس کی دیکہا ذرا خوش کیا — کبہی ہو کی غمگین ناخوش کیا
کبہی منہ دکہا کر چہپایا کبہی — کبہی مار ڈالا جلایا کبہی
لٹوں مین کبہی دلکو لٹکا دیا — کبہی ساتہ بالون کی جہٹکا دیا
وہ ہر چند آنکہین دکہاتی اسے — یہ نظرون مین لکو لبہاتی رہے
بچارا پر نزاد وہ سادہ دل — ادائین یہ انسان کی متصل
اسطرح مدت گئی جب اوسی — چڑہی گرمی عشق کی تب اوسی

تم اپنا سا مجھکو سمجھتی رہے / بھلا مجھکو اب یہاں کوئی کیا لکھے
تم ایسی ہی بی رحم و بے درد ہو / غرض اپنی عالم میں تم فرد ہو
کہا اوسنے لی کہ شتاب اپنا حال / کہ تو کیوں گرا سر کو پاؤں پہ ڈال
کہا تب پری زاد نے میریجان / کہاں تک کرون ناز دل کو نہاں
بھلا تجھ میں کب تک ہوں ملول / غلامی میں اپنی مجھے کر قبول
لگی ہنسکے کہنے کہ اک طور سے / جو میری کہانی سنے غور سے
مطالب اگر میری بر لائیے تو / تو شاید مراد اپنی بھی پائے تو
کہا اوسنے پھر جلد فرمائیے / جو کچھ آپ سے ہو بجا لائیے
کہا اوسنے یہ ہے میری داستان / کہ شہر سر اندیپ ہے اک مکان
ملک اک وہاں کا ہے مسعود شاہ / کہ بیٹی ہے اک اوسکے مانند ماہ
جہاں میں ہے بدر منیر اوسکا نام / میں رہتی تھی خدمت میں اوسکی مدام
بنایا ہے اوسنے الگ ایک باغ / کہ فرزند اوسکا ہے وہ چشم و چراغ
جدا اپنی تھی وہ اوسجا مقیم / سدا سیر کرتی تھی بے خوف و بیم
میں نجم النسا اوسکی دختر وزیر / ہمیشہ سے ہمراز تھی اور مشیر
جدا ایک دم اوس سے ہوتی نہ تھی / سلائی بغیر اوسکی سوتی نہ تھی
خوشی سے سرو کار غم سے فراغ / برنگ چمن رہتی تھی باغ باغ
کسی طرح کا غم نہ تھا دہیان میں / ترقی خوشی کی تھی ہر آن میں
ہوئی ایک دن یہ عجب واردات / کہ اک شخص وارد ہوا ایک رات
کہاں تک کہوں اوسکا قصہ [illegible] / نہ تھا آدمی نور کا تھا ظہور
گیا اوسپہ وہ شاہزادی کا دل / گئی ایک دو نوں وہ آپس میں مل
وہ عاشق اوسپر کوئی تھی پری / محبت میں تھی اوسکی وہ بھی بھری
کہیں وہاں کی آئی کی سنکر خبر / خدا جانے پہنکا ہی اوسکو کدہر
دیا قید میں اوسکو ڈالا کہیں / کہ مدت سے اوسکی خبر کچھ نہیں

چلا اب تو گھر مین اوسکو لایا پریان ۔ پہنچتی ہی گھبرا کی بولی کہ ہان

دیوانی تھی از بس وہ اوس نازنین کی ۔ نہ سر کی رہی سدھ نہ کچھ پانو کی

کہا چل کہان ہی بتا تو مجھی ۔ ذرا اوسکی صورت دکھا تو مجھی

کہا رہ کی چلیو ذرا تھم رہو ۔ کہ شادی بڑی ہی کہین غم نہ ہو

یہ کہ اور لی ہاتھ مین اوسکا ہاتھ ۔ لے آیا وہ جوگن وہان ساتھ ساتھ

گیا آپ اوس تخت پر بیٹھ اور ۔ دکھایا اوسی اور کہا کر تو غور

جسی ڈھونڈھتی تھی سو یہ ہی ہی ۔ کہا ہان یہی ہان یہی ہی یہی

یہ کہ اور اوس تخت کی پاس آ ۔ کہا اے پری زاد تو اوٹھ ذرا

کہا اِس تخت کی گرد اک دم پھرون ۔ بلائین مین لی کھولکر اسکی لون

کہا اوسنی ہنسکر بھلا دیکھ تو ۔ تو اس بات پر میری صدقی ہو تو

کہا اوسنی تب ہی جوگی دکھا ۔ اری دیو تو کیون دیوانہ ہوا

غرض وہ پری زاد پہنچی اودھر ۔ کھڑا ہو گیا تخت سی ہو اودھر

پھر اوس تخت کی گرد پھرنی لگی ۔ بلا اوسکی لی لی کی کرنی لگی

گلی لگ کی رونی لگی زار زار ۔ کیا اپنی تن من کو اوس پر نثار

وہ دیکھی جو ٹک آنکھ اوٹھا بی نظیر ۔ تو نجم النسا ہی یہ خستہ فقیر

کہا تو کہان اور کسکا یہ جوگ ۔ کہان یہ لباس اور کہان تم کو یہ جوگ

کہا تیری غم نی دیوانہ کیا ۔ کہ عالم سی اپنی بیگانہ کیا

بغل گیر ہوکر پھر آپس مین مل ۔ وہ رو یا کئی دیر تک متصل

بیان دو نو اپنا جو کرنی لگے ۔ ذرا اشک سی چشم بھرنی لگی

کہی سرگذشت اونسی اوس دم تلک ۔ کہ اسطرح پہنچی ہو تم ہم تلک

یہ سن بی نظیر اپنی دلسوز سے ۔ لگا شاد ہونی اوسی روز سے

کیا ایک دن تو انہون نی مقام ۔ چلی دو سرے دن وہ تڑکی سی شام

اوسی تخت پر بیٹھ کر وہ ادہر ۔ کہ تھا نقش مطلوب اونکا جدہر

چمن ساری ویران سی ہین ٹہی
جو خو دہی تو حیران و بیمار سے
نہ تاب و توان اور نہ ہوش و حواس
یہ دیکہہ اوسکا احوال نجم النسا
و لیکن مجالسین ٹہیں سے جب یہ دہوم
سنی ایک سی ایک نی یہ خبر
کوئی غنچہ کی طرح کہلنی لگے
لگی کوئی صدقی کی لانی لگے
کوئی آئی باہر سے گہر سی کوئی
حقیقت لگی پوچہنی آکو لیے
ہوا سر پہ اوسکے زلبس ازدحام
کہا بی ہو کل کہو گئی ہین حال
وہ انبوہ جب کچہ ہوا برطرف
کہا شاہزادی تو آتی نہین
چلو چل کی آرام ٹک کیجیے
گئی جب کہ خلوت مین بدر منیر
یہ سن ایکدم تو وہ غش کر گئی
تعجب سے پوچہا کہ سچ سچ بتا
کہا تجکو سوگند اپنی جان کے
نشاط و خوشی کی خبر یک بیک
کہا کیونکہ لائے کہا اسطرح
ترا قیدی جا کر چہڑا لائی ہون
کہا پہر وہ دو تو کہان ہین کہا

شجر گل کی اک چہاؤنی مین کہڑی
کہ جون زرد شیشی کی ہو گرسی
ضعیف و نحیف و پریشان و داس
جلی شمع کی طرح آلشو بہا
کیا مثل پروانہ اوسپر ہجوم
مبارک سلامت ہوئی یکسر
کوئی دوڑ کر اوس سی ملنی لگے
کوئی سر سی روئی چہوانی لگے
اودہر سی کوئی اور ادہر سی کوئی
لگی کرنی آپس مین چاکو سے
لگی کرنی کہہ کہہ کی سب کو سلام
کہ اب راہ کی ماندگی ہی کمال
تو پہر دیکہہ نجم النسا ہر طرف
ادہر اپنی تشریف لاتی نہین
کچہ اک تم سی کہنا ہی سن لیجیے
کہا مین لی آئی ترا بی نظیر
کہی تو کہ حیرت مین آ مر گئے
وہ ایک ٹہیرتی کو مری کچہ ہی سے
غلط کہتی ہو آئی مین قربان کے
نہین منہ پر کہتی ہی بیدہڑک
وہ کہدیا حال تہا جسطرح
اور ایک ورنہ بہلا اودہر لا ایکو
درختون مین انکو کہا ہی چہپا

دہوان چھپ گیا نور میں نور ہو — سیاہی اوڑہی شب کی کافور ہو
سراسر وہ مشعل کی ہر طرف جھاڑ — کہ جون نور کی مشتعل ہوون پہاڑ
زری پوش سردار سب یکدگر — پہرین پتّی کی طرح ایدہر اودہر
کبھی تو کہ نزدیک اور دور سے — زمین تا زمان بہر گیا نور سے
جب آئی وہ دولہن کی گہر برات — کہون ہانکی عالم کی کیا تجہسی بات
ہوا وانچی صحبت کی رشک بہشت — دہری تلخچی گرد عنبر سرشت
کبھی باد لو ٹکی وہ خیمی بلند — کہین عالم نور جسکو پسند
عجب مسند اک جگمگی اور فرش — تمامی کی عالم کا جو کور فرش
بلورین ہری شمعدان بیشمار — چڑہین موم کی بتیان چار چار
نئی رنگ کی اور نئی طور کی — دہری ہر طرف جھاڑ بلور کی
تماشائیون کی یہ کثرت کہ بس — ملی ایک سی ایک سب پیش و پس
وہ شانو زری پوش بیٹھی تمام — شراب خوشی کی لگی نوش جام
وہ دولہ کا مسند پہ جا بیٹھنا — برابر رفیقونکا آ بیٹھنا
طوائف کا اوٹھنا وہ انداز سی — دکہانی وہ آ صورتین ناز سی
کرون اگ اور ناچ کا کیا بیان — قدیلی کسی وقت کا سا سمان
وہ ارباب عشرتکا اپتیمین مل — جمانا کہڑی راگ کا دیکی دل
وہ المن کی تانین ایدہر اودہر — ملی ہر طنبورونکی بایکدگر
اور اوس صف سی اک چھوکری کا نکل — جتانا ہنر اپنا ستہلی پہل
اولٹنا وہ ٹہوکر کو دی دی کی تال — وہ بوٹا سا قد اور گہر و کی چال
کبھی پہلو نچین دکھاتی ادا — کہ جون لوٹ کر ہوی بجلی ہوا
کبھی گہٹ سری ناچنا ذوق سی — کہ تیورا کی عاشق گری شوق سی
ادہر کی تو یہ گت اور اوسکا سبھاؤ — اودہر اوٹھین نائکہ کا بناؤ
کہڑی ہوکی وہ گھونٹ حقی کی لی — چھپایان اور رنگ ہونٹون پہ دی

سو مین تجہی کہتا ہون اک التجا ۔ کہ تو اوسکو فرزند مین اپنی لا

غرض ہر طرح کر رضا مند اوسے ۔ کیا جا لین اپنی پا بند اوسے

پریزاد تہا وہ جو فیروز شاہ ۔ دیا اوسکو نجم النسا سی بیاہ

اوسی دہوم سی اور اوسی فوج سی ۔ اوسی شان سی اور اوسی اوج سی

وہی سب تجمل وہی سب رسوم ۔ ہوئی تہی جو کچہ بیاہ مین وسکی دہوم

دقیقہ نہ چہوڑا کسی بات مین ۔ برابر رکہی چہل دن رات مین

اوسیطرح اوسکو بیاہا غرض ۔ جو کچہ قول تہا سو نباہا غرض

خدا راست لایا اونہونکی جو کام ۔ بر آئی مطالب دلوں کے تمام

ہوئین متصل یہ جو دو شادیان ۔ بسین ایک جا چار آبادیان

پہری دن تو اپنی وطن کو پہرے ۔ وہ آشفتہ بلبل چمن کو پہرے

خوشی سی بصحت و جان و مال ۔ چلی شہر کو اپنی وہ حال حال

وہ نجم النسا اور وہ فیروز شاہ ۔ فلک پر سی ہو مثل خورشید و ماہ

رضا اونسی لیکر اوسی آن مین ۔ گئی شاد و خرم پرستان مین

بیقرار جلتی ہوئی گہر گئے ۔ کہ گو تہم اودہر اور یہم ادہر گئی

تم اس غم سی مت ہو جیو سینہ ریش ۔ کہ ہم تم سی ملتی رہین گی ہمیش

لئے وہ دیکہ ادہر کو چلے ۔ ادہر یہ لئے اپنا لشکر چلے

## داستان بی نظیر کی بدر منیر کو اپنی وطن لیجانی اور ان ماں باپ سی ملاقات کرنیکی

پلا ساقیا آخری ایک جام ۔ کہ ہوتی ہی اب یہ کہانی تمام

وہ نزدیک پہونچی جب اوس شہر کی ۔ کیا پاس جا خیمہ اک نہر کے

کیا جب کہ خلقت کی تفتیش حال ۔ اور آنکہوں سی دیکہا وہ بدر کمال

پڑا شہر مین ایک پہر یہ غل ۔ کہ غائب ہوا تہا سو آیا وہ گل

خبر یہ ہوئی جب کہ ماں باپ کو ۔ گیا گم اونہون نی وہیں آپ کو

زبس دل تو تہا یاس سی بہرا ۔ یہ سن ہاتہ اور پانون گئی تہرتہرا